⭐⭐⭐ تقریر ⭐⭐⭐

تقریر بابت صداقت مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ کا نادر و نایاب نسخہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَھُوَاللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ ؕ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَجَھۡرَکُمۡ وَیَعۡلَمُ مَا تَکۡسِبُوۡنَ (الانعام:4)

اور وہی اللہ ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔ وہ تمہارے چھپے ہوئے کو جانتا ہے اور تمہارے ظاہر کو بھی اور جانتا ہے جو تم کسب کرتے ہو۔

سامعین! میری گزارشات کا موضوع ہے "**سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ کا نادر و نایاب نسخہ**"

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے موعود بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) کے قرآنِ کریم کا پہلا دور مکمل کرنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکُّر پیش کرنے اور اپنے بیٹے کو اِس اہم روحانی و علمی سنگِ میل عبور کرنے پر ناصحانہ انداز میں اور اللہ کے حضور تضرُّعانہ دعاؤں پر مشتمل ایک منظوم نظم بعنوان "محمود کی آمین" تحریر فرمائی۔ یہ منظوم کلام اکثر ہماری محفلوں، جلسوں اور بالخصوص شادی بیاہ و آمین کی تقاریب پر پڑھا جاتا ہے اور ایک انسان جس قدر گہرائی میں اُتر کر اِس کو سنتا یا پڑھتا ہے اس پر خدا کی یکتائی کا اظہار ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی مہربانیوں، فضلوں اور احسانات کو یاد کرنے سے اِس حد تک وجدانی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان اپنے وجود سے نکل کر ایک اَور دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔ انسان کا جوروں روں اور بال بال احسانات الٰہی میں ڈوبا پڑا ہے اِس کو دیکھ کر یہی الفاظ کہنے کو دل کرتا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے اِس نظم میں کہے ہیں۔

سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

حضرت مسیح موعودؑ اِس نظم میں خدا تعالیٰ کے احسانات، قرآن پر ایمان، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر پختہ ایمان کا ذکر کر کے بار بار سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ کا اظہار فرمایا ہے جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا ایک پیارا انداز ہے۔ جیسے فرمایا۔

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا
ہم کا وہی سہارا دلبر وہی ہمارا
اُس بِن نہیں گزارا غیر اُس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبۡحَانَ مَنۡ یَّرَانِیۡ

یعنی اے اللہ! تُو ہی ہم کا سہارا ہے جس کی طرف سے رحمت بار بار ملتی ہے۔ اب تو ہم اِس رحمت کے اِس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ ایک تو اِس کے بغیر اب زندہ نہیں رہ سکتے۔ اب تو اِس خدا کے بغیر سب جھوٹ دکھائی دیتا ہے۔ اِس لئے ہم اب اپنے اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ ایسی رحمتوں کی بارش روزانہ ہی ہم پر نازل فرماتا ہم اِس کامل یقین کے ساتھ کہہ سکیں کہ یہ وہ مبارک ذات ہے جو مجھے ہر وقت دیکھ رہی ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔

اے دوستو پیارو! عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گزارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اُتارو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

پھر قرآن کی اہمیت، افادیت اور برکات کا ذکر یوں فرمایا۔

قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اِس قطعہ میں کمال حکمت سے قرآنِ کریم سے اپنی محبت و عشق کا اظہار کر کے احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ یہی قرآن اور اِس کی تعلیمات تمہارے لئے زادِ راہ ہے اور روحانی علاج کے لئے ایک اکسیر اور دوا ہے۔ جس کو پکڑ کے رکھنا لازم ہے۔ پس اے اللہ! اِس قرآن کی برکات کا نزول روزانہ ہی ہم پر نازل کرنا تا ہم اِس کامل یقین کے ساتھ کہہ سکیں کہ یہی وہ مبارک ذات ہے جو مجھے ہر وقت دیکھ رہی ہے۔

سامعین!

کر انکو نیک قسمت دے انکو دین و دولت
کر انکی خود حفاظت ہو ان پر تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے میرے بندہ پرور کر انکو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پر ز نور رکھیو دل پر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

یعنی جب ہم اپنی آل اولاد کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِن دعاؤں کو پورا ہوتا دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ کہہ کر ادا کرتے ہیں کہ ہماری محنت اور ہماری دعائیں ہماری اولاد کے حق میں رنگ لائی ہیں یہ سب کچھ اُس اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے جو مجھے دیکھ رہی ہے۔

پیارے بھائیو! ایک اور اہم امر جس کی اِس منظوم کلام میں نشاندہی کی گئی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بار بار یعنی شعروں کے ہر بند کے آخر میں سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی کے الفاظ ہیں جو آپ نے 44 بار اس منظوم کلام میں استعمال فرمائے ہیں۔ جن میں سے 43 بار تو اُس خدائے واحد یگانہ کے شکر کے انداز میں ہیں کہ اے اللہ! یہ عظیم دن تو نے ہی دکھلایا لہٰذا یہ روز کر مبارک یعنی اس دن کو مبارک کر دے میرے لیے۔ ایسے دن ہماری زندگیوں میں بار بار لا، میری اولاد کے لئے اور اُن لوگوں کے لئے جو بچے کا حوصلہ بڑھانے اور ہم سب کے مشترکہ تشکّرِ الٰہی کے جذبات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے یہاں حاضر ہیں اور صرف ایک بار آغاز پر پہلے بند میں جہاں اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی صفات کا ذکر کر کے نہایت عاجزی وانکساری سے اپنے خدا کے حضور عرض کرتے ہیں کہ

دل میں میرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

یہ الفاظ قابل غور ہے جس کے معنی ہیں کہ پاک ہے وہ ذات جو مجھے ہر آن اور ہر لحاظ سے دیکھ رہی ہے اور مَیں نے اس عظیم قوت اور ذات کو اپنے دل میں جگہ دے رکھی ہے۔ اگر ہم مومن اس عظیم معنی اور فلسفہ کو سمجھ لیں تو ہمارا معاشرہ بُرائیوں سے پاک، منزّہ اور جنت نظیر معاشرہ بن سکتا ہے۔ حقیقت میں اِس مادہ پرست دَور میں ہم اپنے خالق حقیقی کو نہ صرف بُھلا بیٹھے ہیں بلکہ اِس سے بہت دور ہوتے جا رہے ہیں اور ہم میں سے بعض لوگوں کے دلوں میں یہ گمان پیدا ہونے لگا ہے کہ ہم جو ترقیات حاصل کر رہے ہیں اور فتوحات ہمارے قدم چوم رہی ہے۔ یہ جو پیسوں کی ہمارے گھروں میں ریل پیل ہے۔ ہم جو پڑھ لکھ گئے ہیں۔ یہ محض ہماری اپنی صلاحیتوں اور کوششوں کی وجہ سے ہے یا ہم جو اعلیٰ سے اعلیٰ اسکولز اور کالجز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یہ ہمارے ماں باپ کی محنت کا نتیجہ ہے اور وہ ذات جو ماں باپ سے بڑھ کر رحیم و مہربان ہے جس نے رحمان ذات کی صورت میں بعض ایسی نعمتوں سے بھی متمتع کر رکھا ہے جو ہم نے اپنے خدا سے نہیں مانگی تھیں بلکہ اُس نے ماں باپ کی طرح بلکہ اُس سے کہیں بڑھ کر ہماری ضروریات کو سمجھا اور وہ تمام نعمتیں ہمارے لیے مہیا کر دیں۔ اگر ہم اپنے دلوں میں اپنے خدا کو بسا لیں اور اس تصور کو پختہ کریں کہ ایک ذات ہے جو مجھے دیکھ رہی ہے تو ہم اپنے جسموں سے، اپنی زندگی سے چمٹی آلائشوں اور گندگیوں کو دور کر سکتے ہیں۔ اگر کسی کام کا آغاز کرنے سے قبل اپنے خدا کی ذات کو اپنے دل میں اُتاریں، اُس کا خوف پیدا ہو تو ہم جھوٹ بولنا ترک کر دیں، ہم چوری چکاری سے دُور چلے جائیں۔ ہم اپنے والدین سے اور والدین اپنے بچوں سے محبت اور شفقت کا سلوک شروع کر دیں۔ میاں بیوی کے تعلقات درست ہو جائیں۔ بہو، ساس اور نند، بھابھی کے تعلقات مثبت انداز میں اُستوار ہونے شروع ہو جائیں تو ہمارا معاشرہ جنت نظیر بن سکتا ہے۔

ہم دنیوی قوانین اور اُن کے رکھوالوں سے ڈرتے ہیں۔ موٹروے پر گاڑی تیز بھگاتے ہیں اور جونہی پولیس والوں کو دیکھتے ہیں، رفتار آہستہ کر لیتے ہیں۔ بلکہ روز مرہ کا سفر اختیار کرنے والوں کو اس امر کا بھی یقین ہو گیا ہوتا ہے کہ پولیس کہاں کہاں بیٹھی ہے۔ یورپ میں ڈرائیور حضرات کیمرہ سے بہت ڈرتے ہیں۔ بھئی! ایک کیمرہ آپ کے دل میں بھی لگا ہوا ہے۔ جہاں سے خدا آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کے دل و دماغ کے درمیان اللہ تعالیٰ نے سسٹم قائم فرمایا ہوا ہے جو آپ کو اچھے اور بُرے کی تمیز کر کے دکھاتا رہتا ہے اس کو ضمیر کہتے ہیں اس سے فائدہ اُٹھانا ہمارے لئے روحانی لحاظ سے سود مند ہے اور ہم خدا سے نہیں ڈرتے۔ مجازی خداؤں سے ڈرنا شروع کر دیا ہے۔ شاید یہ محاورہ اس امر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ "خدا لاگے کہ ڈنڈا"

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا تھا جو ہر بُرائی میں ملوث تھا۔ چوری بہت کرتا تھا۔ ڈاکہ بھی ڈالتا تھا۔ زنا بھی کرتا تھا اور جھوٹ بھی بولتا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے یہی نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ ترک کر دو۔ وہ جھوٹ ترک کرنے کے پختہ عزم کے ساتھ دربارِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوا اور جب بھی بُرائی کی طرف بڑھا۔ ہمیشہ یہی خیال دل میں جنم لیتا کہ اگر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا یہ کام کیا ہے؟ اگر وہ بُرا کام کیا ہو اور مَیں کہوں کہ نہیں کیا تو یہ جھوٹ ہو گا جبکہ خدا مجھے دیکھ رہا ہو گا اور اگر کہا۔ کیا ہے تو یہ اپنی ذات میں قابل سرزنش ہے اور یوں اس نے تمام بُرائیوں اور بدیوں کو خیر آباد کہہ دیا۔ اس کے سامنے ایک ذات سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور اگر اس عظیم ذات کو پیدا کرنے والی ہستی کو ہم اپنی زندگیوں میں مد نظر نظر رکھیں تو کیا کایا نہیں پلٹ سکتی۔

حضرت عبد القادر جیلانیؒ کے متعلق ایک واقعہ ہم اپنی درسی کتب میں پڑھتے آئے ہیں کہ ایک قافلہ پر جاتے ہوئے آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کی قمیض کی آستین میں چالیس دینار سی دئے جو تعلیم حاصل کرنے کے دوران کام آئیں گے اور ساتھ نصیحت کی کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ اگر کوئی پوچھے تو بتا دینا کہ میرے پاس رقم ہے۔ راستے میں ڈاکو قافلہ کو لوٹنے لگے اور جب جیلانیؒ سے ڈاکو نے پوچھا تو آپ نے سچائی سے کام لیتے ہوئے بتا دیا کہ میری قمیض کی اس آستین میں اتنی رقم ہے۔ ڈاکوؤں نے اِس نونہال بچے سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے کہا کہ میری ماں نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت کی تھی۔ ڈاکوؤں کے سردار نے اس بچے سے کہا کہ اِس وقت تمہاری ماں

تو ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی وہ تجھے دیکھ رہی ہے تو آپ نے فرمایا اگر ماں نہیں تو میرا خدا تو مجھے دیکھ رہا ہے اس لئے مَیں نے تمہیں حقیقت بتا دی ہے۔ آپ کے اس نیک فعل سے ڈاکوؤں کا سردار اِس حد تک متاثر ہوا کہ اُس نے اپنے اِس بُرے فعل سے توبہ کر لی اور نیکی کا راستہ اپنا لیا تو مفہوم ہے۔ سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِي کا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نماز ایسے ادا کرو کہ تم اپنے خدا کو دیکھ رہے ہو اگر اس اعلیٰ مقام کو نہیں پا سکتے تو کم از کم یہ گمان نماز پڑھتے ضرور آپ کے دلوں میں ہو کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ پس شجر احمدیت کی سرسبز شاخو! یہی پہلا عظیم اور بنیادی سبق ہے جسے ہمیں پلّے باندھ لینا چاہیے اور ہم اپنی زندگیوں کو سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِي سے آراستہ کر لیں تو خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی محبتیں اور شفقتیں تو ضرور ملیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دنیاوی کاموں میں بھی برکت ڈال دے گا اور تمام کام سنور جائیں گے۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

✡✡✡✡